

امام علی کا مرتبہ شہیدِ مطہری کی نظر میں

<?xml encoding="UTF-8?">

خدمتِ خلق کرنے والے انسان، آپکی یتیم پروری و غریب نوازی سے سبق حاصل کرتے ہیں دنیا کے معروف حکمران و سیاستمدار کو فہ کے گورنر مالکِ اشتر کے نام آپ کے لکھے ہوئے خط کو عادلانہ اور منصفانہ سیاسی نظام کا منشور سمجھتے ہیں دنیا نے قضاوت آج بھی آپکے مخصوص طریقہ کار کی قضاوت اور مسائل کو حل و فصل کے انداز سے انگشت بدندان ہے انسانی سماج کے کسی بھی طبقہ سے وابستہ جو بھی فرد آپکے در پر آیا فضل و کمالات کے ایک عمیق دریا سے روبرو ہوا اور زبان حال سے سب نے یہ شعر پڑھا :

رن میں غازی کھیت میں مزدور منبر پر خطیب اللہ اللہ کتنے رخ ہیں ایک ہی تصویر میں

یہ جارج جر داق ہے ایک مسیحی صاحبِ قلم اور ادیب، علی کی ذات سے اس قدر متاثر ہے کہ زمانے سے ایک اور علی پیدا کرنے کی یوں فریاد کرتا ہے :

"اے زمانے! تیرا کیا بگڑتا اگر تو اپنی پوری توانائی کو بروی کار لاتا اور ہر عصر و زمانے میں علی جیسا وہ عظیم انسان عالم بشریت کو عطا کرتا جو علی کے جیسی عقل، علی جیسا دل، علی کے جیسی زبان اور علی کے جیسی شمشیر رکھنے والا ہوتا"[1]

اور یہ شکیبِ ارسلان ہے عصرِ حاضر میں دنیائے عرب کا ایک معروف مصنف و صاحبِ قلم لقب بھی "امیر البیان" ہے مصر میں ان کے اعزاز میں ایک سمینار بلا یا گیا اسٹیج پر ایک صاحب نے یہ کہا کہ تاریخ اسلام میں دوشخص اس بات کے لائق ہیں کہ ان کو "امیر سخن" کہا جائے ایک علی بن ابیطالب اور دوسرے شکیبِ ارسلان، شکیبِ ارسلان یہ سنکر غصہ ہو تے ہیں اور فوراً کھڑے ہو کر اسٹیج پر آتے ہیں اور اس شخص پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میں کہاں! اور علی بن ابیطالب کی ذات والا کہاں! میں تو علی کا بند کفش بھی شمار نہیں ہو سکتا ہوں۔"[2]

شہیدِ مطہری جو کہ عصرِ حاضر میں عالم اسلام کے فکری، علمی اور اصلاحی مفاخر میں سے ایک قیمتی سرمایہ شمار ہوتے ہیں آپ نے اپنے تمام آثار و کتب میں ایک منفرد اور نئے انداز میں علی کی شخصیت کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے آپ نے تمام مباحث اور موضوعات میں چاہے وہ فلسفی ہوں یا عرفانی اخلاقی ہوں یا اجتماعی، سیاسی ہوں یا ثقافتی، تربیت سے متعلق ہوں ہو یا تعلیم سے، کلام ہو یا فقہ، جامعہ شناسی ہو یا علم نفسیات، ہر موضوع کے سلسلے میں علی کی ذات، شخصیت گفتار و کردار کو بطور مثال پیش کیا اور علی کی زندگی کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے کہ جن کے بارے میں کسی نے آج تک نہ کچھ لکھا ہے اور نہ کچھ کہا ہے۔

تلخ اعتراف :

آپ نے اپنے آثار و کتب میں جا بجا اس بات کا افسوس کیا ہے کہ وہ قوم جو کہ علی کی پیروی کا دم بھرتی ہے نہ وہ خود علی کی شخصیت سے آشنا ہے اور نہ وہ دوسروں کو علی سے آشنا کرا سکی آپ فرما تے ہیں "ہم

شیعوں کو اعتراف کرنا چاہیئے کہ ہم جس شخصیت کی پیروی پر افتخار کرتے ہیں اس کے بارے میں ہم نے دوسروں سے زیادہ ظلم یا لا اقل کو تا ہی کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہماری کو تا ہی بھی ایک ظلم ہے ہم نے علی کی معرفت اور پہچان یا نہیں کرنا چاہی یا ہم پہچان نہیں کر سکے، ہمارا سب سے بڑا کا رنامہ یہ ہے کہ ان احادیث و نصوص کو دہراتے ہیں جو پیغمبر نے آپ کے بارے میں ارشاد فرما ئے ہیں اور ان لوگوں کو سب و شتم کرتے ہیں جو ان احادیث کا انکار کرتے ہیں ہم نے علی کی حقیقی شخصیت پہچاننے کے بارے میں کو ئی کوشش نہیں کی[3]

اس مضمون میں ہم علی کی زندگی کے بعض اہمترین پہلوؤں اور گو شوں کا ذکر کریں گے جن پر شہید مطہری نے ایک خاص اور جدید انداز میں بحث کی ہے، کہا جا سکتا ہے کہ ان گو شوں پر بحث کرنا آپ کی فکر کا ابتکار ہے۔

علی انسان کامل :

دنیا کے تقریباً تمام مکاتب فکر میں انسان کامل کا تصور پایا جاتا ہے اور سب نے زمانہ قدیم سے لیکر آج تک اس موضوع کے بارے میں بحث کی ہے فلسفی مکاتب ہوں یا عرفانی، اجتماعی ہوں یا سیاسی، اقتصادی ہوں یا دوسرے دیگر مکاتب سب نے انسان کا مل کا اپنا اپنا ایک خاص تصور پیش کیا ہے انسان کامل یعنی مثالی انسان، نمونہ اور آئیڈیل انسان۔ اس بحث کی ضرورت اس لئے ہے کہ انسان ایک آئیڈیل کا محتاج ہے اور انسان کا مل اس کے لئے ایک بہترین نمونہ اور مثال ہے جس کو سامنے رکھ کر زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ یہ انسان کا مل کو ن ہے ؟ اس کی خصوصیات اور صفات کیا ہیں ؟ اس کی تعریف کیا ہے ؟ ان سوالات کا جواب مختلف مکاتب فکر نے دیا :

فلاسفہ کہتے ہیں انسان کامل یعنی وہ انسان ہے جسکی عقل کمال تک پہنچی ہو ۔

مکتب عرفان کہتا ہے انسان کا مل وہ انسان ہے جو عاشق محض ہو (عاشق ذات حق)

سوفسطائی کہتے ہیں کہ جسکے پاس زیادہ طاقت ہو وہی انسان کامل ہے ۔

سوشلیزم میں اس انسان کو انسان کا مل کہا گیا ہے جو کسی طبقہ سے وابستہ نہ ہو خاص کر اونچے طبقہ سے وابستہ نہ ہو

ایک اور مکتب بنام مکتب ضعف یہ لوگ کہتے ہیں انسان کامل یعنی وہ انسان جسکے پاس قدرت و طاقت نہ ہو، اس لئے کہ قدرت تجاوز گری کا موجب بنتی ہے ۔

شہید مطہری فرماتے ہیں ان مکاتب میں انسان کے صرف ایک پہلو کو مد نظر رکھا گیا ہے اور اسی پہلو میں کمال اور رشد حاصل کرنے کو انسان نام اور کا کمال سمجھا گیا جبکہ انسان مختلف ابعاد و پہلو کا نام ہے۔ انسان میں بہت سی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن تمام پہلوؤں اور خصوصیات کا نام انسان ہے لہذا صرف ایک پہلو کو نظر میں رکھنا ان سب مکاتب کا مشترکہ عیب اور نقص ہے ۔

شہید مطہری کی نظر میں انسان کامل :

آپ انسان کامل کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ "انسان کامل یعنی وہ انسان جسمیں تمام انسانی کمالات اور خصوصیات نے بعد اعلیٰ اور تناسب و توازن کے ساتھ رشد پایا ہو۔" [4]

"انسان کامل یعنی وہ انسان جو تمام انسانی قدروں کا ہیرو ہو، وہ انسان جو انسانیت کے تمام میدانوں میں مرد میدان اور ہیرو ہو۔" [5]

"انسان کامل یعنی وہ انسان جس پر حالات و واقعات اثر انداز نہ ہوں" [6]

علی کیوں انسان کامل ہیں ؟

شہید مطری اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ علی بن ابیطالب پیغمبر اکرم کے بعد انسان کامل ہیں آپ بیان کرتے ہیں کہ:

"علی انسان کامل ہیں اس لئے کہ آپ میں انسانی کمالات و خصوصیات نے بعد اعلیٰ اور تناسب و توازن کے ساتھ رشد پایا ہے" [7]

دوسری جگہ آپ نے فرمایا :

"علی قبل اس کے کہ دوسرے کے لئے امام عادل ہوں اور دوسروں کے ساتھ عدل سے کام لیں خود آپ شخصاً ایک متعادل و متوازن انسان تھے آپ نے تمام انسانی کمالات کو ایک ساتھ جمع کیا تھا آپ کے اندر عمیق اور گہرا فکر و اندیشہ بھی تھا اور لطیف و نرم انسانی جذبات بھی تھے کمال روح و کمال جسم دونوں آپ کے اندر پائے جاتے تھے رات کو عبادت پروردگار میں یوں مشغول ہو جاتے تھے کہ ماسوا اللہ سب سے کٹ جاتے تھے اور پھر دن میں سماج کے اندر رہ کر محنت و مشقت کیا کرتے تھے دن میں لوگوں کی نگاہیں آپ کی خدمت خلق، ایثار و فداکاری دیکھتی تھیں اور ان کے کان آپ کے موعظہ، نصیحت اور حکیمانہ کلام کو سنتے تھے رات کو ستارے آپ کے عابدانہ آنسوؤں کا مشاہدہ کرتے تھے اور آسمان کے کان آپ کے عاشقانہ انداز کے مناجات سنا کرتے تھے۔ آپ مفتی بھی تھے اور حکیم بھی، عارف بھی تھے اور سماج کے رہبر بھی، زاہد بھی تھے اور ایک بہترین سیاستمدار بھی، قاضی بھی تھے اور مزدور بھی، خطیب بھی تھے اور مصنف بھی خلاصہ آپ ہر ایک جہت سے ایک انسان کامل تھے اپنی تمام خوبصورتی اور حسن کے ساتھ۔" [8]

آپ نے علی کے انسان کامل ہونے پر بہت سی جگہوں پر بحث کی اور متعدد دلیلیں پیش کیں ہیں آپ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "ہم لوگ علی کو انسان کامل کیوں سمجھتے ہیں ؟ اس لئے کہ آپ کی "میں" "ہم" میں بدل گئی تھی اس لئے کہ آپ اپنی ذات میں تمام انسانوں کو جذب کرتے تھے آپ ایک ایسی فردانسان نہ تھے جو دوسرے انسانوں سے جدا ہو، نہیں! بلکہ آپ اپنے کو ایک بدن کا ایک جزء، ایک انگلی، ایک عضو کی طرح محسوس کرتے تھے کہ جب بدن کے کسی عضو میں درد یا کوئی مشکل آتی ہے تو یہ عضو بھی درد کا احساس کرتا ہے۔" [9]

"جب آپ کو خبر دی گئی کہ آپ کے ایک گورنر نے ایک دعوت اور مہمانی میں شرکت کی تو آپ نے ایک تیز خط اس کے نام لکھا یہ گورنر کس قسم کی دعوت میں گیا تھا ؟ کیا ایسی مہمانی میں گیا تھا جہاں شراب تھی ؟ یا جہاں ناچ گانا تھا ؟ یا وہاں کوئی حرام کام ہو رہا تھا ؟ نہیں، تو پھر آپ نے اس گورنر کو خط میں کیوں اتنی ملامت

کی، آپ لکھتے ہیں :-

گورنر کا گناہ یہ تھا کہ اس نے ایسی دعوت میں شرکت کی تھی جسمیں صرف امیر اور مالدار لوگوں کو بلایا گیا تھا اور فقراء و غرباء کو محروم رکھا گیا تھا [10]

شہید مطہری مختلف انحرافی اور گمراہ فرقوں کے خلاف جنگ کو بھی آپ کے انسان کامل ہونے کا ایک نمونہ سمجھتے ہیں آپ فرماتے ہیں :

"علی کی جامعیت اور انسان کامل ہونے کے نمونوں میں سے ایک آپ کا علمی میدان میں مختلف فرقوں اور انحرافات کے مقابلہ میں کھڑا ہونا اور ان کے خلاف ہر سرپیکار ہونا بھی ہے ہم کبھی آپ کو مال پرست، دنیا پرست اور عیاش انسانوں کے خلاف میدان میں دیکھتے ہیں اور کبھی ان سیاستمداروں کے خلاف نبرد آزما جنکے دسیوں بلکہ سیکڑوں چہرے تھے اور کبھی آپ جاہل، منحرف اور مقدس مآب لوگوں سے جنگ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔" [11]

علی میں قوت کشش بھی اور قوت دفع بھی :

شہید مطہری انسانوں کو دوسرے انسانوں کو جذب یا دور کرنے کے اعتبار سے چار قسموں میں تقسیم کرتے ہیں :

(۱) وہ انسان جن میں نہ قوت کشش ہے اور نہ قوت دفع، نہ ہی کسی کو اپنا دوست بنا سکتے ہیں اور نہ ہی دشمن، نہ لوگوں کے عشق و محبت کو ابھارتے ہیں اور نہ ہی کینہ و نفرت کو یہ لوگ انسانی سماج میں پتھر کی طرح ہیں کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے!

(۲) وہ انسان جن میں قوت کشش ہے لیکن قوت دفع نہیں ہے تمام لوگوں کو اپنا دوست و مرید بنا تے ہیں ظالم کو بھی مظلوم کو بھی نیک انسان کو بھی اور بد انسان کو بھی اور کوئی انکا دشمن نہیں ہے آپ فرماتے : ایسے لوگ منافق ہوتے ہیں جو ہر ایک سے اس کے میل کے مطابق پیش آتے ہیں اور سبکو راضی کرتے ہیں لیکن ایک مذہبی انسان ایسا نہیں بن سکتا ہے وہ نیک و بد، ظالم و مظلوم دونوں کو راضی نہیں رکھ سکتا ہے ۔

(۳) کچھ لوگ وہ ہیں جنمیں لوگوں کو اپنے سے دفع اور دور کرنے کی صلاحیت ہے لیکن جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے یہ لوگ، لوگوں کو صرف اپنا مخالف اور دشمن بنانا جانتے ہیں اور بس شہید مطہری فرماتے ہیں یہ گروہ بھی ناقص ہے اس قسم کے لوگ انسانی اور اخلاقی کمالات سے خالی ہوتے ہیں اس لئے کہ اگر ان میں انسانی فضیلت ہوتی تو کوئی نہ کوئی ولو کتنے ہی کم تعداد میں ان کا حامی اور دوست ہوتا اس لئے کہ سماج کتنا ہی برا کیوں نہ ہو بہر حال ہمیشہ اس میں کچھ اچھے لوگ ہوتے ہیں ۔

۴) وہ انسان جن میں قوت کشش بھی ہے اور قوت دفع بھی کچھ لوگوں کو اپنا دوست و حامی، محبوب و عاشق بناتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اپنا مخالف اور دشمن بھی، مثلاً وہ لوگ جو مذہب اور عقیدہ کی راہ میں جد و جہد کرتے ہیں وہ بعض لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور بعض کو اپنے سے دور کرتے ہیں۔ [12]

آپ فرماتے ہیں کہ ان کی بھی چند قسمیں ہیں کبھی قوت کشش و دفع دونوں قوی ہے اور کبھی دونوں ضعیف، کبھی مثبت عناصر کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور کبھی منفی و باطل عناصر کو اپنے سے دور کرتے ہیں اور کبھی اس کے برعکس اچھے لوگوں کو دور کرتے ہیں اور باطل لوگوں کو جذب کرتے ہیں۔ پھر آپ حضرت علی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علی بن ابیطالب کس قسم کے انسان تھے آیا وہ پہلے گروہ کی طرح تھے یا دوسرے گروہ کی طرح، آپ میں صرف قوت دفع تھی یا قوت کشش و دفع دونوں آپ کے اندر موجود تھیں "علی وہ انسان کامل ہیں جس میں قوت کشش بھی ہے اور قوت دفع بھی، اور آپ کی دونوں قوتیں بہت قوی ہیں شاید کسی بھی صدی میں علی جیسی قوت کشش و دفع رکھنے والی شخصیت موجود نہ رہی ہوں [13]

اس لئے کہ آپ نے حق پرست اور عدالت و انسانیت کے دوستداروں کو اپنا گرویدہ بنایا اور باطل پرستوں، عدالت کے دشمنوں اور مکار سیاست کے پجاریوں اور مقدس مآب جیسے لوگوں کے مقابلہ کھڑے ہو کر ان کو اپنا دشمن بھی بنا یا ۔

حضرت علی کی قوت کشش:

آپ حضرت علی کی قوت کشش کے ضمن میں فرماتے ہیں "علی کے دوست و حامی بڑے عجیب، فداکار، تاریخی، قربانی دینے والے، آپ کے عشق میں گو یا آگ کے شعلے کی طرح سوزان و پر فروغ، آپ کی راہ میں جان دینے کو افتخار سمجھتے ہیں اور آپ کی حمایت میں ہر چیز کو فراموش کرتے ہیں آپ کی شہادت سے آج تک آپ کی قوت کشش کام کر رہی ہے اور لوگوں کو حیرت میں ڈال رہی ہے [14]

"آپ کے گرد شریف، نجیب، خدا پرست و فداکار، عادل و خدمت گذار، مہربان و ایثار گر عناصر، پروانے کی طرح چکر لگاتے ہیں ایسے انسان جن میں ہر ایک کی اپنی مخصوص تاریخ ہے معاویہ اور امویوں کے زمانے میں آپ کے عاشقوں اور حامیوں کو سخت شکنجوں کا سامنا رہا ہے لیکن ان لوگوں نے ذرہ برابر بھی آپ کی حمایت و دوستی میں کوتاہی نہیں کی اور مرتے دم تک آپ کی دوستی پر قائم رہے۔" [15]

حضرت علی کی قوت کشش کا ایک نمونہ :

آپ کے با ایمان و با فضیلت اصحاب میں سے ایک نے ایک دن کوئی خطا کی جس کی بنا پر اس پر حد جاری ہو نی تھی آپ نے اس ساتھی کا داہنا ہاتھ کاٹا، اس نے بائیں ہاتھ میں اپنے اس کٹے ہوئے ہاتھ کو اٹھا یا اس حالت میں کہ اس کے ہاتھ سے خون جا رہا تھا اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا راستہ میں ایک خارجی (دشمن حضرت علی) ملا جس کا نام ابن الکواء تھا اس نے چاہا کہ اس واقعہ سے اپنے گروہ کے فائدے اور علی کی مخالفت میں

استفادہ کرے وہ بڑی نرمی کے ساتھ آگے بڑھا اور کہنے لگا ارے کیا ہوا؟ تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟! عاشق علی نے اس نامراد شخص کا یوں جواب دیا :

قطع یمینی سید الوصیین و قائد الغزالمحجلین و اولی الناس بالموءمنین یعنی میرے ہاتھ کو اس شخص نے کاٹا جو پیغمبروں کا جانشین ہے، قیامت میں سفید رو انسانوں کا پیشوا اور مومنین کے لئے سب سے حقدار ہے یعنی علی بن ابیطالب نے، جو ہدایت کا امام، جنت کی نعمتوں کی طرف سب سے پیش قدم اور جاہلوں سے انتقام لینے والا ہے..... (بحار الانوار ج ۴ ص ۲۸۱ و ۲۸۲)

ابن الکواء نے جب یہ سنا تو کہا وائے ہو تم پر اس نے تمہارے ہاتھ کو بھی کاٹا اور پھر اس کی تعریف بھی کر رہے ہو ! امام کے اس عاشق نے جواب دیا "میں کیوں اس کی تعریف نہ کروں اس کی دوستی و محبت تو میرے گوشت و خون میں جاملی ہے خدا کی قسم انہوں نے میرا ہاتھ نہیں کاٹا مگر اس حق کی وجہ سے جو کہ خدا نے معین کیا ہے۔ تاریخ میں علی کی قوت کشش کے بارے میں اس طرح کے بہت سے واقعات موجود ہیں آپ کی زندگی میں بھی اور شہادت کے بعد بھی۔

حضرت علی کی قوت دفع :

علی جس طرح لوگوں کو اپنی طرف جذب کرتے ہیں اسی طرح باطل، منافق، عدل و انصاف کے دشمنوں کو اپنے سے دور اور ناراض بھی کرتے ہیں۔ شہید مطہری فرماتے ہیں:

"علی وہ انسان ہے جو دشمن ساز بھی ہے اور ناراض ساز بھی اور آپ کے عظیم افتخارات میں سے ایک ہے۔" [16] اس لئے کہ جن لوگوں کے مفادات نا انصاف و غیر عادلانہ نظام کے ذریعہ حاصل ہو تے تھے وہ کبھی بھی آپ کی عدالت و انصاف پسندی سے خوش نہیں ہوئے۔

"لہذا آپ کے دشمن آپ کی زندگی میں اگر دوستوں سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں تھے۔" [17]

آپ اس سلسلے میں مزید لکھتے ہیں کہ:

"نہ آپ کے جیسے غیرت مند دوست کسی کے تھے اور نہ آپ کے جیسے دشمن کسی کے تھے آپ نے لوگوں کو اسقدر دشمن بنایا کہ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے جنازے پر حملہ ہونے کا احتمال تھا آپ نے خود بھی اس حملہ کا احتمال دیا تھا لہذا آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کی قبر مخفی رکھی جائے اور آپ کے فرزندوں کے علاوہ کوئی اس سے باخبر نہ ہو ایک صدی گزرنے کے بعد امام صادق علیہ السلام نے آپ کی قبر کا پتہ بتایا" [18]

[1] صدائے عدالت انسانی جلد ۳ ص ۲۲۷

[2] سیری در نہج البلاغہ صفحہ ۱۹ و ۲۰

[3] سیری در نہج البلاغہ صفحہ ۳۸ و ۳۹

[4] انسان کامل ص ۱۵

[5] انسان کامل ص ۵۹

[6] وہی صفحہ ۷۵۴

[7] وہی صفحہ ۴۳

[8] جاذبہ و دافعہ علی ص ۱۰

- [9] گفتار های معنوی ص ۲۲۸
- [10] گفتار های معنوی ص ۲۲۸
- [11] جاذبه و دافعه علی ص ۱۱۳
- [12] جاذبه و دافعه علی ۲۱ تا ۲۸
- [13] وپی مدرک ص ۳۱
- [14] وپی مدرک ص ۳۱
- [15] وپی مدرک ص ۳۱
- [16] جاذبه و دافعه علی ص ۱۰۸
- [17] جاذبه و دافعه علی ص ۱۰۸
- [18] جاذبه و دافعه علی ص ۱۱۰